5 ب

II۔(الف):۔ ایک جملہ میں جواب لکھیے۔

1۔ابن مریم سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

ج:۔ابن مریم سے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں آپ بغیر باپ کے حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے۔

2۔مرزا غالب کے مطابق، انسان کو کب روکنا چاہیے؟

ج:۔مرزا غالب کے مطابق، انسان جب غلط چلے تو اسے روکنا چاہیے۔

3۔کسی سے خطا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

ج:۔کسی سے خطا ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہیے۔

(ب):۔دو یا تین جملوں میں جواب دیجیے۔

4۔غالب کسی سے کیوں گلا کرنا نہیں چاہتا؟

Scanned with CamScanner

ج:۔ کیوں کہ جب کسی سے کوئی امید ہی باقی نہ رہے تو کس بات گلا شکوہ کرنا بے کار اور بے سود ہے۔ اس لئے شاعر کسی سے گلا کرنا نہیں چاہتا۔

5۔ مرزا غالب نے اس غزل کیا کیا نصیحتیں کی ہیں؟

ج:۔ مرزا غالب نے اس غزل میں چند سنہرے اصولوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نصیحتیں کی ہیں جیسے۔ اگر کوئی برا بھلا کہے تو خاموش ہو جاؤ۔ برائی کرے تو برداشت کرو غلط راستے پر چلے تو روک لو، اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو درگذر کرو اور آج کل لوگوں سے امید کرنا بے کار ہے۔ اور رہنمائی بے معنی ہے۔

6۔ " بک رہا ہوں جنون میں کیا کیا کچھ " سے شاعری کی مراد کیا ہے؟

ج:۔ اس مصرعہ سے شاعر کی یہ مراد ہے کہ میں نے عالم دیوانگی میں عشق اور محبت کے راز کی باتیں سب کے سامنے کہہ دی ہیں خدا کرے کہ یہ باتیں کسی کی سمجھ میں نہ آئیں۔

7۔ مرزا غالب کا کونسا شعر آپ کو اچھا لگا اور کیوں؟ وضاحت کیجئے۔

ج:۔ یوں تو مرزا غالب کا ہر شعر لاجواب ہے لیکن ان میں مجھے یہ شعر پسند آیا۔

روک لو، اگر غلط چلے کوئی　　　بخش دو گر خطا کرے کوئی

کیونکہ اکثر انسان جلد از جلد کامیاب ہونے کے لئے غلط کام کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ کئی غلطیاں کرتا ہے، ان کو غلط راستے پر چلنے سے روکنا چاہیے، اور انہیں معاف کرنا چاہیے۔

(ج)۔ کنیت کی تعریف کرتے ہوئے مثالیں دیجئے؟

ج:۔ کنیت اس نام کو کہتے ہیں جو ماں باپ یا بیٹی کے تعلق سے مشہور ہو جائے جسے

۱۔ ابن مریم　　　۲۔ امّ کلثوم　　　۳۔ ابو حنیفہ

III۔ (الف):۔ درج ذیل اسماء سے پہلے کنیت لگا کر خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

1۔ ابن آدمؑ	اُمّ حبیبہ	ابوجہل
2۔ ابن بطوطہ	اُمّ سلمیٰ	ابوبکر
3۔ ابن علی	اُمّ ہانی	ابولہب

(ب):۔

Scanned with CamScanner

(ب):۔ ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

دوا:۔اب اس دوا سے کام نہیں چلے گا۔

خطا:۔معافی مانگنے والی کی خطا کو معاف کرنا چاہیے۔

رہنما:۔صحیح زندگی جینے کے لئے رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔

توقع:۔کسی سے خاص توقع نہیں کرنا چاہیے۔

گلا:۔ ہرانسان کسی نہ کسی سے گلا کرتا ہے۔

اشعار کی تشریح:۔

1۔مرزا غالب اس شعر میں کہتے ہیں اگر کوئی مسیحا بن کر میرے دکھ درد کی دوا کرنا چاہے تو میں اسے اپنا دوست حبیب قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

2۔غالبؔ کہتے ہیں کہ میرا محبوب اس قدر نازک ہے کہ اس کے سامنے میری زبان کھلے وہ کہیں ناراض نہ ہو جائے اس خیال سے میں خاموشی سے اس کی بات سننا چاہتا ہوں۔

3۔غالبؔ کہتے ہیں کہ ایسے معشوق سے کون دل لگانا چاہتا ہے جس کی چال کمان کی تیر کی طرح سیدھے دل میں پیوست ہو جائے اور محبوب کی باتیں تیزی سے دل پر اثر کر جاتی ہیں۔

4۔غالبؔ کہتے ہیں کہ میں نے جنون عشق میں سارے عالم کو کیا کیا کہہ دیا مجھے اس بات کا علم نہیں خدا کرے میری باتیں کسی کی سمجھ میں نہ آئے ورنہ مجھے خوف ہے کہ میرا عشق فاش ہو جائے گا۔

5۔غالب کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بُرا بھلا کہے تو خاموشی اختیار کرو کیونکہ خاموشی میں ہی سلامتی کا راز مضمر ہے اور اگر کوئی برائی کرتا ہے تو اسے برداشت کرو۔

6۔مرزا غالبؔ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلط راستے پر چلتا ہے تو اسے روکنا چاہیے اور کسی سے کوئی خطا ہو جائے تو اسے درگزر کر کے معاف کرنا چاہیے۔

7۔مرزا غالبؔ چند نصیحتیں جو پیش کئے ہیں ان میں یہ نصیحت کچھ اس طرح ہیں کہ اس دنیا میں کون ایسا شخص ہے جو کسی کا محتاج نہیں ہے؟ یہاں ہر کوئی ضرورت مند ہے، انسان ہر ایک کی ضرورتوں کو پورا نہیں کرسکتا۔

Scanned with CamScanner

8۔ غالب کے اس شعر کا مطلب اس طرح ہے کہ اگر کوئی شئے تقدیر میں نہ ہو تو بھولے بھٹکے لوگوں کی رہنمائی کرنے والے خضرؑ کی رہنمائی بھی بے سود اور بے کار ہے کیونکہ غالب کا خیال ہے اس دور میں کسی کو رہنما بنانا ہی بے معنی ہے۔

غالبؔ نے اس شعر میں حضرت خضرؑ اور سکندر بادشاہ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے، اسے صنف شاعر میں تلمیح کہتے ہیں "واقعہ یوں" ہے، حضرت خضرؑ نے بادشاہ سکندر کی رہنمائی کی اور چشمۂ حیوان کے پاس لے گئے، تاکہ سکندر بادشاہ کی آخری خواہش آبِ حیات پینے کی پوری ہو، لیکن کنویں کے پاس طویل عمر کے بے حس لوگوں کو دیکھ کر آبِ حیات پیئے بغیر واپس ہو گئے۔

9۔ غزل کے آخری شعر میں غالبؔ کہتے ہیں کہ جب کسی سے کوئی امید ہی باقی نہیں رہی تو کسی سے گلا وشکوہ کر کے کیا فائدہ۔